مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت اَقدس پیرو مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمہ اللہ کی مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ اِنتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس رحمہ اللہ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ حضرتِ اَقدس رحمہ اللہ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

(۱) وَعَنْہُ (ای عَنْ اَنَسٍ) قَالَ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ (ﷺ) فَاحِشًا وَلَا لَعَّانًا وَلَا سَبَّابًا کَانَ یَقُوْلُ عِنْدَ الْمَعْتِبَةِ مَالَہٗ تَرِبَ جَبِیْنُہٗ .[۱]

''رسول اللہ ﷺ نہ فحش گو تھے نہ لعن طعن کی عادت تھی جب خفا ہوتے تھے تو عربی کا ایک محاورہ اِستعمال فرمایا کرتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) اِسے کیا ہوا اِس کی پیشانی خاک آلود ہو۔''

(۲) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ اِذَا صَافَحَ الرَّجُلَ لَمْ یَنْزِعْ یَدَہٗ مِنْ یَدِہٖ حَتّٰی یَکُوْنَ ھُوَالَّذِیْ یَنْزِعُ یَدَہٗ وَلَا یَصْرِفُ وَجْھَہٗ عَنْ وَجْھِہٖ حَتّٰی یَکُوْنَ ھُوَ الَّذِیْ یَصْرِفُ وَجْھَہٗ عَنْ وَجْھِہٖ وَلَمْ یُرَ مُقَدِّمًا رُکْبَتَیْہِ بَیْنَ یَدَیْ جَلِیْسٍ لَہٗ .[۲]

''جب رسول اللہ ﷺ کسی سے مصافحہ فرمایا کرتے تھے تو اپنا دستِ مبارک اُس کے ہاتھ میں سے نہ نکالتے تھے حتی کہ وہ ہی اپنا ہاتھ (ڈھیلا کردے اور) نکالے اور کبھی ایسا نہیں دیکھا گیا کہ آپ نے اپنے ساتھی کے آگے اپنے گھٹنے بڑھا رکھے ہوں۔''

---

[۱] بخاری شریف کتاب الادب رقم الحدیث ۶۰۴۶ [۲] مشکوۃ شریف رقم الحدیث ۵۸۲۴

جنابِ آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حق تعالیٰ نے کامل ترین صفات پر پیدا فرمایا تھا، طرح طرح کے کمالات و فضائل آپ کی ذاتِ گرامی میں ودیعت فرمائے تھے آپ کو ظاہر اور باطن دونوں میں اِس درجہ بلندی عنایت فرمائی تھی کہ جس کی مثال نہیں ملتی، ظاہری، محسوس اور مشاہد صفات کا اَندازہ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اِس روایت سے فرمالیں کہ :

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمْ یَسْلُکْ طَرِیْقًا فَیَتْبَعُہٗ اَحَدٌ اِلَّا عَرَفَ اَنَّہٗ قَدْ سَلَکَہٗ مِنْ طِیْبِ عَرْفِہٖ اَوْ قَالَ مِنْ رِیْحِ عَرَقِہٖ. [1]

''سرورِ کائنات ﷺ جس راستے سے گزر جاتے تھے بعد میں کوئی اُس راستہ پر چلتا تو یہ ضرور معلوم کر لیتا کہ آپ ﷺ کا اِدھر سے گزر ہوا ہے، اِس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو ایک قسم کی مہک عطا فرمائی تھی وہ محسوس ہوتی تھی۔ یعنی اُس راستہ میں خوشبو مہکتی جس سے آپ ﷺ تشریف لے جاتے۔''

اِسی طرح آپ کے پسینہ میں بھی اعلیٰ درجہ کی خوشبو ہوتی تھی ایک صحابیہ حضرت اَنس کی والدہ حضرت اُمِ سلیم (جو آنحضرت ﷺ کی ننھیالی رشتہ داروں میں سے تھیں اور آپ اَزراہِ بے تکلفی کبھی کبھار دوپہر کو اُن کے گھر آرام فرمالیتے) فرماتی ہیں کہ آپ ہمارے یہاں تشریف لایا کرتے تھے آپ کو پسینہ بکثرت آتا تھا، میں اُسے (کسی طریقہ سے) جمع کر لیا کرتی تھی اور اِسے خوشبو میں مِلا دیتی تھی جنابِ سرورِ کائنات ﷺ نے ایک مرتبہ دریافت فرمایا کہ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ مَا ھٰذَا ؟ اُمِ سلیم یہ کیا ہے ؟ جواب دیا عَرَقُکَ نَجْعَلُہٗ فِیْ طِیْبِنَا وَھُوَ مِنْ اَطْیَبِ الطِّیْبِ یعنی یہ آپ کا پسینہ ہے ہم اِسے خوشبو میں ملائیں گے اور یہ خود بھی عمدہ ترین خوشبو ہے۔ ایک روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ حضرت اُمِ سلیم نے فرمایا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَرْجُوْ بَرَکَتَہٗ لِصِبْیَانِنَا کہ ہم اُمید کرتے ہیں کہ اِس کی برکت سے ہمارے بچوں کو فائدہ پہنچے گا، آپ نے اِرشاد فرمایا اَصَبْتِ [2] یعنی ٹھیک کیا۔ تو آپ کو ظاہری کمالات بھی اِس قدر عنایت ہوئے کہ اُن کا اِحصاء مشکل ہے۔

---

[1] مشکوۃ شریف رقم الحدیث : ۵۷۹۲ [2] مشکوۃ شریف رقم الحدیث : ۵۷۸۸

ایک صحابی آپ کے حسن کی تعریف اِس طرح فرماتے ہیں :

رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فِیْ لَیْلَةٍ اِضْحِیَانٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَاِلَی الْقَمَرِ وَعَلَیْہِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَاِذَا ھُوَ اَحْسَنُ عِنْدِیْ مِنَ الْقَمَرِ.

(مشکوة شریف کتاب الفضائل والشمائل رقم الحدیث ۵۷۹۴)

''میں نے ایک دفعہ آقائے نامدار ﷺ کو چاندنی رات میں دیکھا، میں ایک نظر آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھتا تھا اور ایک نظر چاند پر ڈالتا تھا تو میں نے یہ دیکھا کہ سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے نزدیک چاند سے زیادہ حسین تھے۔''

اِسی طرح حضرت اَبو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْھِہٖ.

(مشکوة شریف کتاب الفضائل والشمائل رقم الحدیث ۵۷۹۵)

''میں نے جنابِ رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حسین کوئی نہیں دیکھا یوں محسوس ہوتا تھا جیسے چہرۂ اَنور میں سورج چل رہا ہو۔''

حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے وہ اَشعار تو آپ نے سنے ہی ہوں گے جو اُنہوں نے رسولِ اکرم ﷺ کی منقبت میں کہے ہیں، ایک شعر میں فرماتے ہیں ؎

وَاَحْسَنَ مِنْکَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَیْنِیْ   وَاَجْمَلَ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ

''کبھی اور کہیں میری آنکھ نے آپ سے زیادہ حسن والا نہیں دیکھا اور آپ سے زیادہ جمال والا عورتوں نے پیدا ہی نہیں کیا۔''

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ کُلِّ عَیْبٍ   کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ

''آپ ہر عیب سے پاک پیدا کیے گئے ہیں گویا کہ آپ ایسے پیدا فرمائے گئے ہیں کہ جیسا آپ چاہتے تھے۔''

یہ تو ہوا آپ کا ظاہری حسن اور ظاہری کمالات کا بیان۔ رہا آپ کی سیرتِ طیبہ کا معاملہ تو یہ بیان سے باہر کی بات ہے۔

لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ

آپ غایت درجہ پاکیزہ عادات کے حامل تھے، آپ کی طرح پاکیزہ عادات وخصائل اور کسی کو عنایت نہیں کی گئیں، آپ کو زندگی میں جس جس سے واسطہ پڑا ہے وہ آپ کے بلند اَخلاق اور بہترین صفات سے ضرور متاثر ہوا ہے۔ آپ نے ہر شخص کے ساتھ اُس کے شایانِ شان نہیں بلکہ اپنی شایانِ شان برتاؤ فرمایا ہے ہر دور میں ہر شخص کو آپ نے خوش رکھا (کفار وحاسدین کی بات الگ ہے) زندگی میں سب سے پہلے والدین یا اُن کے قائم مقام سے واسطہ پڑتا ہے، آپ کی والدہ ماجدہ تو بچپن ہی میں وفات پا گئیں تھیں اَلبتہ آپ کی رضاعی والدہ حلیمہ سعدیہ جنہوں نے آپ کو دُودھ پلایا تھا حیات تھیں، آپ اُن کی بہت تعظیم فرماتے بہت محبت اور اِنتہائی عزت سے پیش آتے بڑی قدر فرماتے۔

اِسی طرح جب آپ اپنے والد ودادا کی وفات کے بعد اپنے چچا اَبو طالب کے گھر پرورش پا رہے تھے تو اُس دوران باوجودیکہ آپ کا بچپن تھا اَبو طالب یا گھر کے دُوسرے اَفراد کو کبھی شکایت پیش نہیں آئی، چچا بھی خوش تھے، چچی بھی خوش تھیں، چچا زاد بھائی (حضرت علیؓ و جعفر طیارؓ) بھی خوش تھے، پورا گھرانہ آپ کی پاکیزہ خصلتوں کے باعث آپ سے خوش تھا۔

آپ میں عام لڑکوں کی طرح جھگڑے لڑائی اور دُوسرے عیوب کا نام تک نہ تھا، آپ کی ذات میں سراسر شائستگی اور اچھائی تھی، یہی وجہ ہے کہ حضرت علیؓ اور حضرت جعفر طیارؓ بہت جلدی آپ پر اِیمان لے آئے کیونکہ بچپن سے آپ کی پاکیزہ سیرت سے متاثر تھے، خود اَبو طالب بھی آپ کے بہت مداح تھے، یہاں تک کہ آپ کی شان میں قصائد لکھے جو حافظ اِبن کثیرؒ نے بالتفصیل دیے ہیں گویا جہاں رہے ہیں جس کے پاس رہے ہیں وہ آپ کی تعریف وتوصیف ہی کرتا رہا ہے۔

حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ دُودھ پینے کے زمانے میں آپ کی یہ عادت تھی کہ آپ ایک پستان کا دُودھ پیتے دُوسرا پستان اپنے رضاعی بھائی کے لیے چھوڑ دیتے تھے، حق تعالیٰ نے اُس وقت

بھی قلبِ اَطہر میں وہ بات ڈال دی تھی جو عین اِنصاف کے مطابق تھی۔

بچپن اور لڑکپن کے بعد جب ایک اور دور آیا جس میں شرم و حیا، عقلمندی و ذہانت وغیرہ صفات کا اَندازہ ہوتا ہے تو اُس دور میں بھی آپ ہر صفت میں ممتاز رہے۔ آپ جیسا شرم و حیا والا اِنسان اور کوئی نہیں تھا، آپ سب سے زیادہ باشرم اور باحیا تھے، زندگی بھر کوئی ایسا فعل سرزد نہیں ہوا جو شرم و حیا کے خلاف ہو۔ ایک مرتبہ کعبة اللہ کی تعمیر کے وقت حضرت عباسؓ کے اِصرار پر قدرے بے پردگی ہوگئی تھی، آپ فورًا نیم بے ہوش ہو گئے حتی کہ ستر ڈھانپا گیا۔

عقلمندی و ذہانت میں بھی آپ بے نظیر و بے مثال تھے، دُنیا بھر میں سب سے زیادہ عقلمند تھے، آپ کی ذہانت و عقلمندی کا اَندازہ اِس واقعہ سے لگا لیجیے کہ ایک دفعہ کعبة اللہ کی تعمیر کے موقع پر جھگڑا پیدا ہو گیا کہ حجر اَسود کو کون نصب کرے گا ؟ ہر قبیلہ والوں کی یہ خواہش تھی کہ یہ اعزاز اُسے ملے، کافی لے دے کے بعد چند شرائط مقرر کیں کہ جو شخص اِن شرائط پر پورا اُترے گا وہی حجر اَسود کو نصب کرے گا چنانچہ سرورِ کائنات علیہ الصلوٰة والسلام اُن کی مقرر کردہ شرائط پر پورے اُترے اِس لیے حجر اَسود کو نصب کرنا آپ کے ذمہ ٹھہرا۔ آپ اُس حجر اَسود کو اپنے دستِ پاک سے اُٹھا کر بھی نصب کر سکتے تھے مگر آپ نے ایسا نہیں کیا بلکہ آپ نے ایک چادر میں وہ سنگِ اَسود رکھا اور پھر سب سے وہ چادر پکڑوائی اور سب مِل کر وہ حجر اَسود جائے نصب تک لے گئے آپ کی اِس تدبیر سے جو جنگ و جدال کے بادل منڈلا رہے تھے چھٹ گئے، اِس طرح سے تمام قبیلے والوں کو حجر اَسود نصب کرنے کا اِعزاز ملا، آپ کی اِس تدبیر سے سب خوش ہوئے اور سب نے آپ کی ذہانت و عقلمندی کی تعریف کی تو دُوسری صفات و کمالات کے ساتھ ساتھ آنحضرت ﷺ کی غایت درجہ عقلمندی و ذہانت بھی مسلم تھی آپ بہترین صفات کے مرقع تھے، آپ کی ذات میں حسنات ہی حسنات تھیں، لڑکپن سے آخر تک جملہ عادات نیک اور پاکیزہ تھیں۔

ایک مرتبہ آپ اپنے چچا اَبو طالب کے ساتھ شام کے سفر پر روانہ ہوئے، راستہ میں ایک پہاڑی کے قریب پڑاؤ ڈالا، یہاں یہ لوگ پہلے بھی پڑاؤ ڈالا کرتے تھے اُس پہاڑی پر ایک راہب رہا

کرتا تھا لیکن وہ اپنے گرجے سے کبھی نہ نکلا کرتا تھا اِس دفعہ وہ خود بخود اِس قافلے کے پاس اُتر کر آیا اور آپ کی وجہ سے تمام قافلہ والوں کی دعوت کی، سب کو ایک درخت کے نیچے بٹھلایا آپ اُس وقت کسی کام پر تشریف لے گئے تھے، واپس آئے تو سایہ میں جگہ نہ پائی اِس لیے دھوپ ہی میں بیٹھ گئے گویا جہاں جگہ مِلی وہیں تشریف فرما ہوئے، جب آپ دھوپ میں بیٹھے تو درخت کا سایہ آپ کی طرف آ گیا اِس لیے اَبوطالب سے کہا کہ آپ اِن کے سر پرست ہیں آپ اِنہیں آگے سفر میں ساتھ نہ رکھیں بلکہ واپس بھیج دیں اور اِن کا خیال رکھا کریں یہ نبی ہیں، بعض دُوسری قوموں کے لوگوں کے دِلوں میں اِن کے خلاف شر اور دُشمنی ہوگی، کہیں وہ کسی قسم کا نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کریں، میں نے دیکھا ہے کہ آپ کو تمام درختوں اور پتھروں نے سجدہ کیا ہے اور یہ نبی ہی کو سجدہ کیا کرتے ہیں چنانچہ اَبوطالب نے اُس راہب کی بات مان لی اور آپ کو وطن واپس بھیج دیا۔

ہر شخص آپ کی فضیلت اور برتری کا معترف تھا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی خوبیاں اور حسنات دیکھ آپ کی بیوی بنیں اور آخر تک آپ کی معترف رہیں، بخاری شریف کی ایک روایت میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی خوبیاں اِس طرح بیان فرماتی ہیں کہ آپ ناداروں کی اِمداد فرماتے ہیں، پڑوسیوں کے حقوق کی نگہداشت کرتے ہیں، بڑوں کا اِحترام فرماتے ہیں، چھوٹوں پر شفقت فرماتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پوری کائنات پر برتری بخشی تھی، خدا کی تمام مخلوق میں کوئی آپ کا ہمسر نہیں، آپ ہر حیثیت سے بالاتر ہیں۔

مذکورہ بالا دو حدیثوں میں جو مشکوۃ شریف میں بحوالہ بخاری شریف اور ترمذی شریف مذکور ہیں آپ کی اِن عاداتِ مبارکہ کا ذکر ہے جن کا تعلق بندوں سے ملنے جلنے اور اُن کے ساتھ معاملہ سے ہے اِس کا نام اَخلاق ہے اور قرآنِ کریم میں اِرشاد ہے ﴿وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾ یقیناً آپ بڑے اور بلند اَخلاق پر پیدا فرمائے گئے ہیں۔

۞ ۞ ۞